آغا خان یونیورسٹی ایگزامینیشن بورڈ

ایس ایس سی، سال اوّل جون 2017 پرچہ اِسلامیات کے ای مارکنگ نکات

تعارف:

یہ دستاویز SSC-I اسلامیات کے اساتذہ اور طلبہ کے لیے مرتّب کی گئی ہے۔ اِس میں جماعت نہم کے امتحانات سے ملنے والے طلبہ کے جوابات پر تاثرات شامل ہیں جو طلبہ کی خوبیوں اور کمزوریوں کو اُجاگر کرتے ہوئے جوابات کے معیار کی نشاندہی کرتے ہیں۔

اساتذہ اور طلبہ کو اس بات سے واقف ہونا چاہیے کہ ممتحن تعلیمی نصاب کے حوالے سے سوال اس طریقے سے پوچھ سکتا ہے جس میں امیدوار کو نصابی تعلیم کے دوران فراہم کی جانے والی معلومات، فہم اور مہارتوں پر مبنی جواب دینا ہوتے ہیں۔ امیدوار کو اس بات کی آگہی ہونی چاہیے کہ وہ جواب تحریر کرتے وقت سوال کے کل نمبرات اور دی گئی خالی سطور کو مدِّ نظر رکھے۔ ایک طویل مگر غیر متعلقہ جواب زیادہ نمبروں میں اضافے کا باعث نہیں ہو سکتا بلکہ سوالات حل کرنے کے لیے مطلوبہ وقت میں کمی واقع ہونے کا باعث بن سکتا ہے۔

امیدواروں کو آغا خان یونیورسٹی ایگزامینیشن بورڈ کے سلیبس میں دیے گئے کلماتِ امریہ (command words) سے واقفیت ہونی چاہیے جو عام طور پر امتحانی سوالات میں استعمال ہوتے ہیں۔ تاہم یہ لازمی نہیں کہ امتحان کا ہر سوال کسی کلمۂ امریہ سے شروع ہو۔ مثلاً سوالات "کیوں"، "کیسے" یا "کس حد تک" جیسے الفاظ استعمال کر کے بھی پوچھے جاسکتے ہیں۔

ای۔مارکنگ نوٹس:

اس رپورٹ میں طالب علموں کی ہر سوال کی کارکردگی پر عمومی تاثرات اور طالبِ علموں کے جوابات کی چند مخصوص مثالیں، جو دیے گئے تاثرات کی توجیح کرتی ہیں، شامل ہیں۔ یہ بیانیہ تاثرات ای مارکنگ سیشن سے جمع کیے گئے ہیں جو بہتر اور کمزور جوابات سے متعلق ہیں جن کی ایک ایک یا دو دو مثالیں یہاں بطور نمونہ دی گئی ہیں۔

ایس ایس سی I (جماعت نہم) کا اسلامیات لازمی پیپر II چھے سوالات پر مشتمل ہے۔ سوال نمبر 1 کے دو جُز (الف اور ب) ہیں جو نصاب میں شامل قرآن کے حصے سے لیے گئے ہیں۔ سوال نمبر 2 (جو کہ احادیث پر مشتمل ہے) کے بھی دو جُز (الف اور ب) ہیں۔ سوال نمبر 3 اور 4 موضوعاتی مطالعے سے لیے گئے ہیں اور سوال نمبر 5 مسلم ثقافتوں سے لیا گیا ہے۔ جبکہ سوال نمبر 6 ERQ یعنی تفصیلی جواب کا سوال ہے۔ اس پرچے میں CRQs اور ERQs کے ذریعے طلبہ کی صلاحیت جانچی جاتی ہے۔

تفصیلی تاثرات:

سوال نمبر 1:

(الف) وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ۭ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ۔

(سورۂ انفال آیت: 30)

سورۂ انفال کی درج بالا آیت میں جس واقعے کا ذکر کیا گیا ہے، اس کی وضاحت کیجیے۔

بہتر جوابات کی صورت میں جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی کثیر تعداد نے جوابات صاف اور واضح انداز میں تحریر کیے۔ مثلاً تحریر کیا کہ کفار نے نعوذ باللہ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے لوگوں کی امانتیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے بستر پر سوئے اس طرح اللہ تعالیٰ کی تدبیر نے آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی جان بچائی۔

مثال:

یہ واقعہ جب کا ہے کہ جب رسول ؐ نے اپنی رسالت کا اعلان کیا تھا۔ کفارِ مکہ آپؐ کو دین
اسلام کو پھیلا دینے نہیں چاہتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اگر دین حق لوگوں کے سامنے آ گیا تو ان
جھوٹے (دین) سب کے سامنے کھل جائے گا۔ اور وہ رسول ؐ کو مار دینا چاہتے تھے مگر وہ یہ
نہیں جانتے تھے کہ خدا اپنے (نیک) بندوں کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑتا۔ اتنی کہ رسول ؐ نے خدا کی ہدایت کے مطابق
مدینے کی طرف ہجرت کی اور اسی رات مولا علیؓ آپ کے بستر پر سوئے اور اسی طرح خدا نے آپ
کی جان کو بچا لیا اور ان کی چال کو انہی کی طرف پلٹا دیا گیا۔

ناقص جوابات کی صورت میں جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

بعض طلبہ نے اصل جواب سے بالکل ہٹ کر جوابات تحریر کیے جو سوال کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتے۔ کوئی نکتہ بھی درست تحریر نہیں کیا گیا۔ مثلاً لکھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد کے لیے حضرت جبرائیل علیہ السّلام کو اور حضرت میکائیل علیہ السّلام کو بھیجا۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے لیے معجزہ فرمایا جس سے مٹّھی بھر مٹّی، مٹّی کا طوفان بن کر طاری ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام دشمنوں پر حملہ کرنے کے لیے پرندے بھیجے۔ وغیرہ۔

لہٰذا ایسے جوابات جن کا ایک نکتہ بھی سوال سے مطابقت نہیں رکھتا، ناقص جوابات کے زُمرے میں آتے ہیں۔

مثال:

سورۃ الانفال میں غزوہ بدر کا ذکر کیا گیا ہے۔ غزوہ بدر میں مسلمانوں کی
تعداد 313 جبکہ کفار لوگ کی 1000 تھی اس لیے اللہ نے حضرت جبرائیلؑ
اور حضرت میکائیلؑ کو مسلمانوں کی مدد کے لیے بھیجا اور آپ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو معجزہ عطا فرمایا جس میں مٹھی بھر مٹی ، مٹی کا طوفان بن
کر کفار پر طاری ہو گئی اور اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو
سخت گرمی میں پانی اور خواب میں جیت کی نشانیاں دیں۔

سوال نمبر1:

(ب) سورۂ انفال میں مالِ غنیمت کی تقسیم کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا حکم فرمایا ہے؟ کوئی **تین** نکات تحریر کیجیے۔

بہتر جوابات کی صورت میں جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

اکثر طلبہ نے اس سوال کو بہ خوبی سمجھا اور اپنی معلومات کی روشنی میں وہ تمام باتیں مکمل اور صحیح انداز میں تحریر کیں ، جو اس سوال کے جواب کا تقاضہ ہے۔ ہر نکتہ سوال کے عین مطابق تحریر کیا۔ مثلاً اکثر طلبہ نے تحریر کیا۔

- مال غنیمت آپ صلّی اللہ علیہِ وآلہِ وسلّم کے پاس جمع کیا جائے گا۔
- اس مال کے پانچ حصّے ہوں گے۔ اُن میں سے ایک حصّہ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہِ وسلّم کا ہے جسے وہ اپنی ذات اپنے گھر والوں پر صرف کر سکتے۔
- دوسرا حصّہ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہِ وسلّم کے رشتے داروں کا ہے۔ جو نسب و نصرت میں آپ صلّی اللہ علیہ وآلہِ وسلّم کے قریب ہیں۔ امیر ہوں یا غریب۔
- تیسرا حصّہ تمام یتیموں کا ہے۔
- چوتھا حصّہ عام مسکینوں کا ہے۔
- پانچواں حصّہ مسافروں کا ہے۔

کچھ طلبا نے لکھا۔ جنگ کے اختتام پر تمام مجاہدین ہر طرح کا مال لا کر امیر یا امام کے سامنے رکھ دیں پھر اس کے پانچ حصّے کر لیے جائیں اور چار حصّے ان مجاہدین میں تقسیم کر دیے جائیں جنھوں نے جنگ میں حصّہ لیا۔ پانچواں حصّہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے۔ جو اہلِ قرابت، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں پر خرچ کیا جائے۔

مثال:

• جنگ سے حاصل کیا گیا مال، مالِ غنیمت رسول اللہ ؐ کے پاس جمع کر دیا جاتا ہے گا اور اس مالِ غنیمت کے پانچ حصّے کیے جائنگے۔

• پانچواں حصّہ اللہ اور اس کے رسول کا ہوگا اور باقی چار حصّے پوری فوج میں تقسیم کر دیے جائنگے۔

• پانچویں حصّے کے مزید پانچ حصّے کیے جائنگے۔ ایک حصّہ اللہ کا ہوگا، ایک رسول ؐ کا، ایک فقیر کا، ایک مسکین کا اور ایک مسافر کا۔

ناقص جوابات کی صورت میں جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی کم تعداد نے سوال کے مطابق جواب تحریر نہیں کیا۔ ایسے جوابات بھی سامنے آئے جن میں سوال سے مطابق ایک نکتہ بھی تحریر نہیں کیا گیا۔

مثلاً

- جنگ بدر میں جیت حاصل کرنے کے بعد مسلمان آپس میں مالِ غنیمت پر لڑنے لگے۔
- اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو کچھ مال غنیمت میں ہے وہ اللہ اور اس کے رسول صلّی اللہ علیہ وآلہِ وسلّم کا ہے۔
- پانچ حصے کرنے کے بعد ہر انسان کے حصے میں مالِ غنیمت آیا۔

اسی طرح کے جوابات سامنے آئے جو سوال سے بالکل مطابقت نہیں رکھتے۔

مثال:

ج) جنگ بدر میں جیت حاصل کرنے کے بعد مسلمان آپس میں مال غنیمت پر جھگڑنے لگے۔ جس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مال غنیمت میں جو کچھ بھی ہے وہ اللہ اور اس کے رسول کا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مال غنیمت کے پانچ حصّے کیے جائیں۔ پانچ حصّے کرنے کے بعد ہر انسان کے حصّے میں مال غنیمت آیا۔

سوال نمبر2:

(الف) لَيْسَ مِنَّا مَنْ يَّرْحَمَ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْنَا كَبِيْرَنَا ۔ (حدیث نمبر 7)

درج بالا حدیث میں اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ کون سی دو صفات بیان کی گئی ہیں ؟ نیز ان پر عمل کرنے سے معاشرے پر کیا اثرات مرتّب ہوں گے ، کوئی دو نکات لکھیے۔

بہتر جوابات کی صورت میں جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی کثیر تعداد نے سوال کو بخوبی سمجھا اور حدیث کے مطابق اپنے جوابات تحریر کیے۔ ایسے جوابات سے ظاہر ہوتا ہے کہ طلبہ نے حدیث کو سمجھا اور اس کا بہ غور مطالعہ کیا ہے۔ طلبہ کی کثیر تعداد نے درست جوابات تحریر کیے۔ جیسے کہ

چھوٹوں پر رحم کرنا اور بڑوں کا احترام کرنے کو اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ صفات کہا گیا ہے۔

اگر چھوٹوں پر رحم کیا جائے تو ان میں احساسِ کم تری نہیں ہو گا۔ اُن کی حوصلہ افزائی ہو گی۔

- معاشرے میں سکون کی فضا قائم ہو گی۔
- محبت اور راواداری کا جذبہ پیدا ہو گا۔
- بچوں میں خود اعتمادی اور محبت کا احساس پیدا ہو گا۔
- جب ہم بڑوں کی عزت کریں گے تو ہمارے چھوٹے بھی ہماری عزت کریں گے۔
- بچوں پر رحم اور بڑوں کا احترام کرنے سے معاشرے میں بھائی چارہ اور مساوات جیسی خوبیاں اُجاگر ہوں گی۔

مثال:

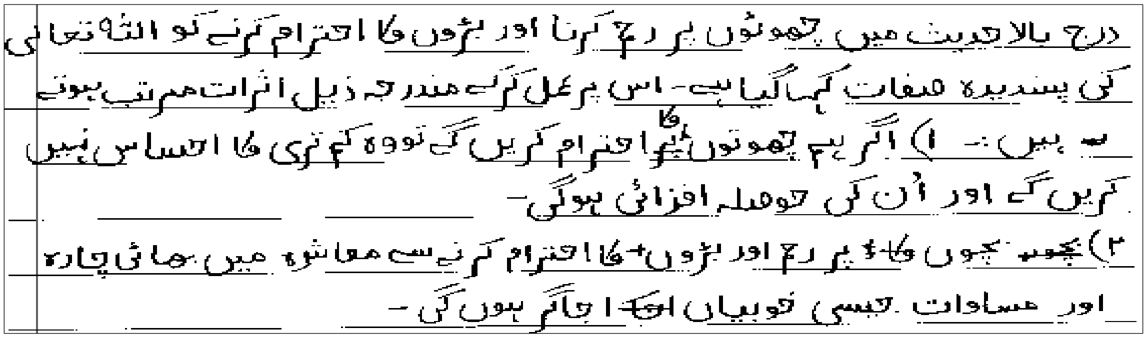
درج بالا حدیث میں چھوٹوں پر رحم کرنا اور بڑوں کا احترام کرنے کو اللہ تعالی
کی پسندیدہ صفات کہا گیا ہے۔ اس پر عمل کرنے مندرجہ ذیل اثرات مرتب ہوتے
ہیں:۔ ۱) اگر ہم چھوٹوں کا احترام کریں گے تو وہ کمتری کا احساس نہیں
کریں گے اور اُن کی حوصلہ افزائی ہوگی۔
۲) بچوں پر رحم اور بڑوں کا احترام کرنے سے معاشرہ میں بھائی چارہ
اور مساوات جیسی خوبیاں اجاگر ہوں گی۔

ناقص جوابات کی صورت میں جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

بعض طلبہ کے جواب سے ظاہر ہے کہ حدیث سے بالکل ناواقف ہیں۔ محض جواب کے لیے دی گئی جگہ کو پُر کرنے کے لیے غیر متعلقہ نکات تحریر کر دیے گئے جو پوچھے گئے سوال سے مطابقت نہیں رکھتے۔ مثلاً کچھ طلبا نے اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ صفات یہ بتائیں کہ

1۔ قرآن پڑھنا۔ 2۔ زکوٰۃ ادا کرنا۔

ناقص جوابات میں اس حدیث پر عمل کرنے کے اثرات یوں لکھے کہ

- ان پر عمل کرنے سے جہالت ختم ہو جائے گی۔
- غریب اور مسکینوں کی مدد ہو جائے گی۔
- تعلیم حاصل کرنے میں آسانی ہو گی۔
- لوگ ایک دوسرے سے مل جل کر رہیں گے۔

مثال:

اللہ کی پسندیدہ دو صفات یہ ہیں۔
۱) قرآن پڑھنا
۲) ~~روزے رکھنا~~۔ زکوٰۃ ادا کرنا
ان پر عمل کرنے سے معاشرے میں جہالت ختم ہو
ہو جائے گی اور غریب اور مسکینوں کی مدد ہو
جائے گی۔

سوال نمبر2:

(ب) لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبِعًا لِّمَا جِئْتُ بِهٖ۔ (حدیث نمبر5)

درج بالا حدیث میں کس عمل کی تاکید کی گئی ہے؟ **تین** نکات میں وضاحت کیجیے۔

بہتر جوابات کی صورت میں جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

زیادہ تر طلبہ نے اس سوال کے جوابات حدیث کی روشنی میں سوال کے تقاضے کو پورا کرتے ہوئے تحریر کیے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ طلبانے اس حدیث کو صحیح طور پر سمجھااور جواب تحریر کیا۔ مثلاً

1۔ مومن وہ ہے جو آپ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم حاصل کرنے کاخواہش مند ہو۔

2۔ قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے کاخواہش مند ہو۔

3۔ جو تمام عبادات پر عمل کرے اور اللہ اور اس کے رسول صلّی اللہ علیہ وآلہِ وسلّم کو راضی رکھنے کاخواہش مند ہو۔ اور آپ صلّی اللہ علیہ وآلہِ وسلّم کی دی ہوئی تعلیمات پر عمل کرے۔

اس سوال کے حوالے سے طلبہ کی کثیر تعداد کے جوابات کا متن عمدہ اور سوال کے عین مطابق نظر آیا۔ لہٰذا جوابات مفصّل اور حدیث کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے تحریر کیے گئے۔ یہ بھی لکھا گیا کہ اپنی خواہشات کو رسول صلّی اللہ علیہ وآلہِ وسلّم کی تعلیمات کے تابع کریں اور ان پر عمل کریں جب ہی مکمل مسلمان بنا جا سکتا ہے۔

مثال:

ج) رسول اس حدیث میں یہ فرما رہے ہیں جو شخص مومن وہ شخص ہے جو میرے لائے
ہوئے (تعلیم) کو حاصل کرنے کا خواہش مند ہو یعنی :
۱) رسول قرآن کا علم لائے جو بھی قرآن کا علم حاصل کرنے کا خواہش مند
ہوتا ہے وہ مومن ہے۔
۲) رسول دین اسلام لے کر آئے جو شخص بھی اس علم کو حاصل کرنا کا خواہش
مند ہے وہ مومن ہے۔
۳) مومن وہ ہے کو نماز پڑھیں، روزہ رکھ اور رسول کی اطاعت کریں۔

ناقص جوابات کی صورت میں جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی قلیل تعداد کے جوابات کمزور جوابات کی مثالیں اس بنا پر قرار پائیں کہ اُن میں طلبہ نے حدیث کے معنی و مفہوم کو سمجھے بغیر جوابات تحریر کیے۔ مثلاً ہمیں قرآن کا علم حاصل کرنا چاہیے قرآن کا علم حاصل کرنے والے ہر شے کو پہچان سکتے ہیں۔ رشوت سے منع فرمایا گیا ہے۔ اور اس کو بڑا گناہ قرار دیا گیا ہے۔

اس طرح کے غیر متعلقہ نکات تحریر کیے گئے جو سوال سے مطابقت نہیں رکھتے۔ لہٰذا چند طلبہ نے اس سوال میں بہت کم نمبر حاصل کیے۔

مثال:

اس حدیث میں اس بات کی تاکید کی گئی ہے کہ رشوت
دینا اور رشوت لینا دونوں جہنم کی آگ میں ہیں۔ اس میں
ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ ہمیں نہ ہی رشوت لینی چاہیے اور نہ ہی
دینی چاہیے۔ جو بھی ایسا کام کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے کبھی معاف
نہیں کرے گا۔ آپ نے فرمایا کہ جو رشوت دیتا ہے اُس کے لئے
بھی اللہ کے ہاں بہت ہی بڑا گناہ ہے۔

سوال نمبر 3 :

اطاعت باری تعالیٰ کی اہمیت اُجاگر کرتے ہوئے **تین** نکات تحریر کیجیے نیز اپنے جواب میں اطاعت باری تعالیٰ کے حوالے سے **ایک** قرآنی آیت / ترجمہ بھی شامل کیجیے۔

بہتر جوابات کی صورت میں جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

اکثر طلبہ نے سوال کو بخوبی سمجھا اور اپنی معلومات کے مطابق عمدہ جوابات تحریر کیے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ طلبہ کی موضوع سے متعلق بہتر تفہیم ہے اور اطاعت سے متعلق تمام باتوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے جوابات تحریر کیے گئے۔ جو سوال کے تمام تقاضوں کو پورا کرتے ہیں۔ مثلاً

- اطاعتِ باری تعالیٰ انسانوں کے لیے رحمت کا باعث ہے۔
- اس سے ایمان اور بھروسے میں پختگی آتی ہے۔
- ہر عمل میں اللہ تعالیٰ کی محبت کارفرما ہو۔
- اطاعت باری تعالیٰ کے سبب مخلوقِ خدا سے محبت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔
- اطاعت باری تعالیٰ کے سبب ایمان داری و دیانت جیسی صفات پیدا ہوتی ہیں۔
- اطاعت باری تعالیٰ کے باعث انسان کے اندر خود احتسابی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

مثال:

• اطاعت باری تعالیٰ سے ہماری زندگی میں رحمت نازل ہوتی ہے۔
• ہمارے معاشرے سے برائیوں کا خاتمہ ہوتا ہے اور لوگوں کا ایمان اور اللہ پر بھروسہ اور پختہ ہوتا ہے۔
• ہمیں اجر و ثواب ملتا ہے اور معافی طلب کرنے سے اللہ ہمیں بخش دیتا ہے اور ہم اپنی دنیا اور آخرت دونوں سنوار سکتے ہیں۔
قرآن مجید میں اللہ نے فرمایا:-
ترجمہ: "اے لوگو! اپنے اُس رب کی عبادت کرو جس نے تم کو پیدا کیا۔"

ناقص جوابات کی صورت میں جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی بہت کم تعداد ایسی ہے جس نے غیر متعلقہ نکات تحریر کیے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کسی قوم کو دو وجہ سے عذاب نہیں دیتا ایک آپ صلّی اللہ علیہ آلہِ وسلّم کی موجودگی اور دوسری آپ کی قوم کی موجودگی۔ بھلا اس جملے کا اس سوال سے کیا تعلق ہے۔

- قرآنی آیات کو تبدیل کرنے والا ناکام رہے گا۔
- اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ سب گناہ معاف کر دے گا سوائے شرک اور ماں باپ کی نافرمانی کے۔
- علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ (اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے متعلق ایک حدیث کی جگہ یہ حدیث لکھی گئی ہے۔ جو سوال سے غیر متعلق ہے۔)

چند طلبہ نے اسی طرح کے مختلف جوابات تحریر کیے جو ناقص جوابات کے زُمرے میں آتے ہیں۔

مثال:

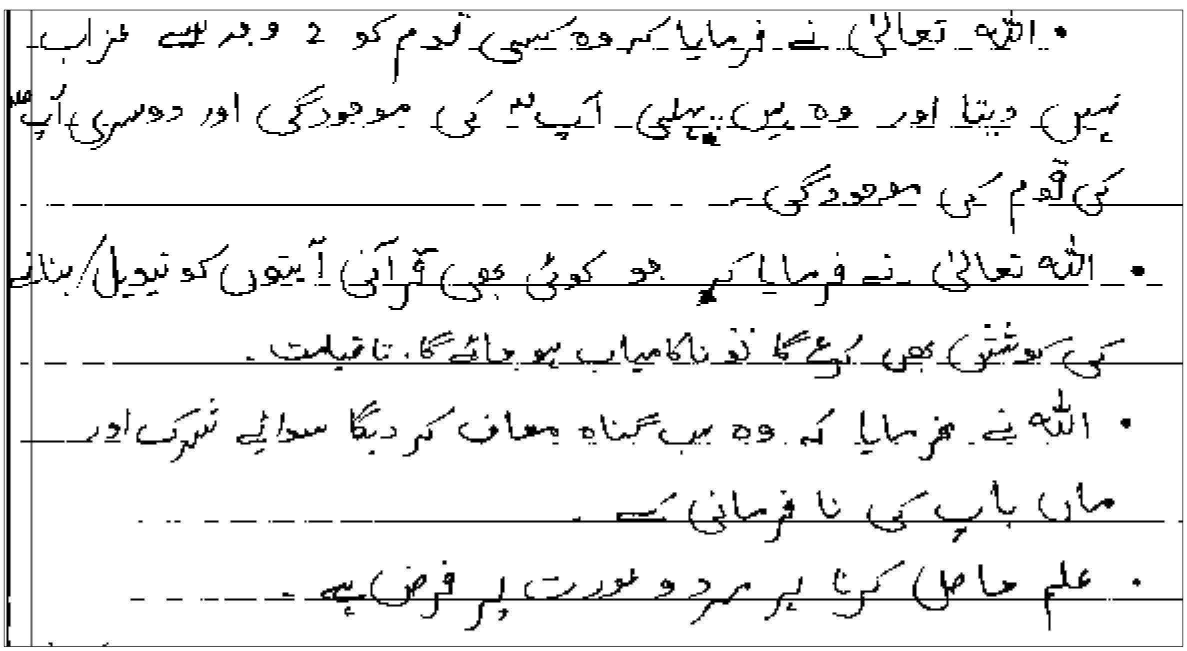
• اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ کسی قوم کو 2 وجہ سے عذاب نہیں دیتا اور وہ ہیں پہلی آپ ﷺ کی موجودگی اور دوسری آپ ﷺ کی قوم کی موجودگی۔
• اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو کوئی بھی قرآنی آیتوں کو تبدیل/بدلنے کی کوشش بھی کرے گا تو ناکامیاب ہو جائے گا۔ تاقیامت۔
• اللہ نے فرمایا کہ وہ سب گناہ معاف کر دیگا سوائے شرک اور ماں باپ کی نافرمانی کے
• علم حاصل کرنا ہر مرد و عورت پر فرض ہے

سوال نمبر 4:

ادائیگیٔ زکوٰۃ کے **چار** معاشرتی فوائد بیان کیجیے۔

بہتر جوابات کی صورت میں جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی کثیر تعداد نے سوال کو بہتر طور پر سمجھ کر اس کا جواب تحریر کیا ہے۔ کچھ طلبہ نے بہترین الفاظ کا استعمال کرتے ہوئے بہتر جوابات تحریر کیے ہیں۔ نصاب سے ہٹ کر اپنی عملی زندگی میں اس کا اطلاق کرتے ہوئے جواب تحریر کیا۔ ایسے جوابات سے ظاہر ہوتا ہے کہ طلبہ نے اپنے مشاہدے اور تجربے کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے نکات تحریر کیے ہیں۔ مثلاً تحریر کیا گیا کہ

1۔ جب ہم کسی ضرورت مند کو زکوٰۃ دیں گے اور اس کی ضرورت پوری ہوگی تو وہ شخص اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے کسی غلط کام میں نہیں پڑے گا مثلاً چوری اور ڈکیتی وغیرہ۔
2۔ زکوٰۃ کی ادائیگی سے معاشرے میں مال کی گردش ہوتی ہے۔
3۔ لوگوں کی مالی حالت درست ہوتی ہے۔
4۔ کوئی شخص زکوٰۃ کے مال سے کوئی چھوٹا سا کاروبار شروع کرتا ہے۔ اور اس سے لوگوں کو روزی میسر آتی ہے تو اس طرح اس سے بے روزگاری کا خاتمہ ہوتا ہے۔
5۔ زکوٰۃ سماجی بہبود کا بہترین ذریعہ ہے۔
6۔ زکوٰۃ کے ذریعے معاشرے میں ہمدردی، احترام اور باہمی محبت پیدا ہوتی ہے۔
7۔ زکوٰۃ ضرورت مندوں کی معاشی طور پر مدد ہوتی ہے۔
8۔ دینی و فلاحی ادارے ترقی پاتے ہیں۔ جس سے غریب مسلمانوں کو فائدہ حاصل ہوتا ہے۔
9۔ دولت کے گردش میں آنے سے معاشرے کے افراد کی مالی حالت بہتر ہو جاتی ہے۔

طلبا کی کثیر تعداد نے زکوٰۃ کے سوال کا جواب بہترین انداز میں دیا ہے اور درج بالا چند نکات جو نمونے کے طور پر پیش کیے گئے ہیں ایسے ہی نکات اکثر جوابات میں نظر آئے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ طلبہ نے زکوٰۃ کے موضوع کو ہر پہلو سے سمجھ کر پڑھا اور سمجھا ہے۔ لہٰذا ایسے جوابات بہتر جوابات کے زُمرے میں آتے ہیں۔

مثال:

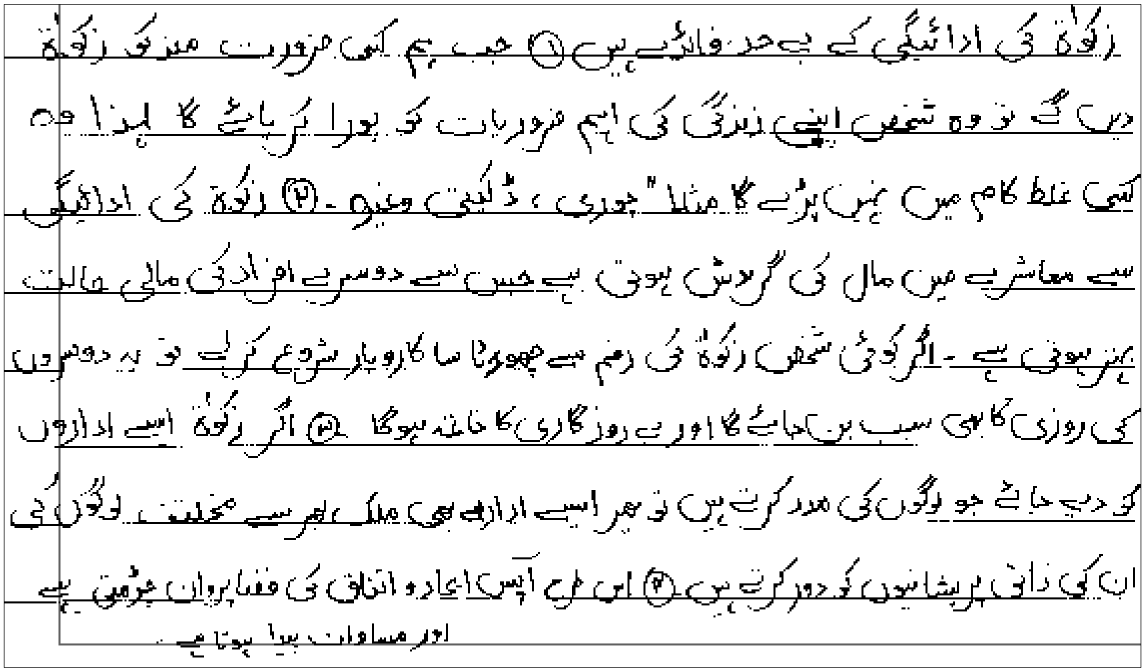
زکوٰۃ کی ادائیگی کے بے حد فائدے ہیں ① جب ہم کسی ضرورت مند کو زکوٰۃ
دیں گے تو وہ شخص اپنی زندگی کی اہم ضروریات کو پورا کر پائے گا لہذا وہ
کسی غلط کام میں نہیں پڑے گا مثلاً" چوری، ڈکیتی وغیرہ۔ ② زکوٰۃ کی ادائیگی
سے معاشرے میں مال کی گردش ہوتی ہے جس سے دوسرے افراد کی مالی حالت
بہتر ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص زکوٰۃ کی رقم سے چھوٹا سا کاروبار شروع کر لے تو یہ دوسروں
کی روزی کا بھی سبب بن جائے گا اور بے روزگاری کا خاتمہ ہوگا ③ اگر زکوٰۃ ایسے اداروں
کو دی جائے جو لوگوں کی مدد کرتے ہیں تو پھر ایسے ادارے بھی ملک بھر سے مختلف لوگوں کی
ان کی ذاتی پریشانیوں کو دور کرتے ہیں ④ اس طرح آپس اتحاد و اتفاق کی فضا پروان چڑھتی ہے
اور مساوات پیدا ہوتا ہے

ناقص جوابات کی صورت میں جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

کچھ طلبہ نے اس سوال کا جواب نہیں لکھا۔ اور جن چند طلبہ نے جواب لکھنے کی کوشش کی اُنھوں نے پوچھے گئے سوال میں معاشرتی فوائد لکھنے کی بجائے زکوٰۃ دینے والے کا فائدہ اور عزت پانا۔ تحریر کیا۔ ادائیگیٔ زکوٰۃ فرض ہے۔ زکوٰۃ صرف مسلمان اور ضرورت مند کو دی جاتی ہے۔ لہٰذا ایسے جوابات ناقص جواب کے زُمرے میں آتے ہیں۔

مثال:

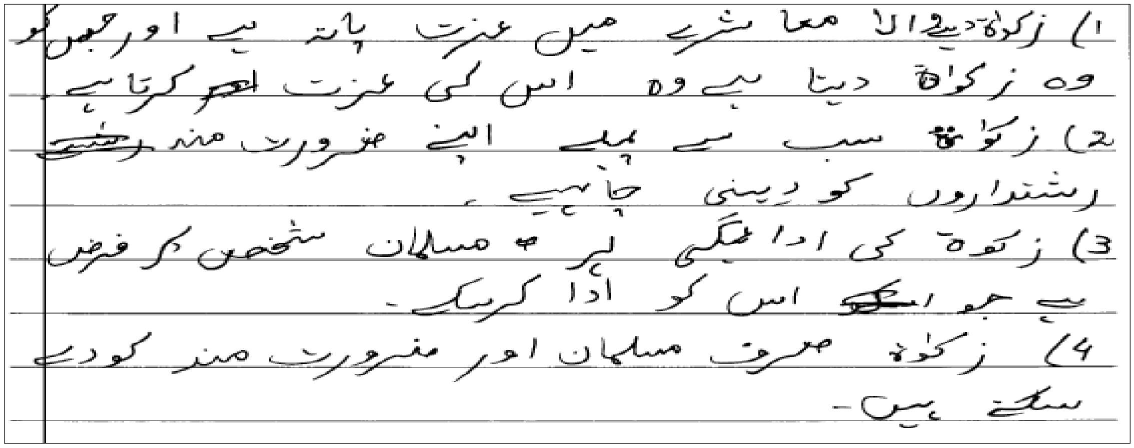
1) زکوٰۃ دینے والا معاشرے میں عزت پاتا ہے اور جس کو
وہ زکوٰۃ دیتا ہے وہ اس کی عزت کرتا ہے
2) زکوٰۃ سب سے پہلے اپنے ضرورت مند رشتہ داروں کو دینی چاہیے۔
3) زکوٰۃ کی ادائیگی ہر مسلمان شخص پر فرض ہے جو اس کو ادا کر سکے۔
4) زکوٰۃ صرف مسلمان اور ضرورت مند کو دے سکتے ہیں۔

سوال نمبر 5:

'جابر بن حیان' کا تعارف بیان کرتے ہوئے ان کی کوئی **تین** علمی خدمات بیان کیجیے۔

بہتر جوابات کی صورت میں جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی اکثریت کے تحریر کردہ جوابات واضح اور مکمل ہیں۔ اپنے جوابات میں طلبہ نے جابر بن حیان کا تعارف اور علمی خدمات بہتر طریقے سے بیان کی ہیں مثلاً لکھا گیا ہے۔ جابر بن حیان کو کیمیا کا باوا آدم کہا جاتا ہے۔ اُنھوں نے بے شمار کتب بھی لکھی ہیں جن میں سے چند کے نام بھی لکھے گئے۔ جابر بن حیان نے شورے اور گندھک کے تیزاب جیسی چیزیں دنیا میں سب سے پہلے ایجاد کیں۔ اُنھوں نے ایک ایسا تیزاب بھی بنایا جس سے سونے کو پگھلانا ممکن تھا۔ ان کی زیادہ تر خدمات علم کیمیا سے متعلق ہیں۔ اُنھوں نے ایسی سیاہی ایجاد کی جو اندھیرے میں بھی نظر آ سکتی ہے۔ اس کے علاوہ لوہے کو زنگ سے بچانے کے لیے، لوہے پر وارنش کرنے کا طریقہ بھی دریافت کیا۔ اُنھوں نے 'قراع النبیق' جسے 'آلۂ تقطیر' کہتے ہیں ایجاد کیا۔ طلبہ نے اپنی معلومات کو استعمال کرتے ہوئے بہتر جوابات تحریر کیے ہیں۔ اُنھوں نے گندھک کا تیزاب بنایا۔ اُنھوں نے ایک ایسا تیزاب بھی بنایا جس سے سونے کو پگھلانا ممکن تھا۔

مثال:

جابر بن حیان کو علم کیمیا کے باوا آدم کہا جاتا ہے۔ ان کی کتب کے نام ہیں کتاب الکیمیا ،
کتاب الرحمہ، کتاب الزہرا ، شمس الکمال۔ کُل تعداد ۵۰۰ سے (تقریباً)۔ انہوں نے قرع انبیق (جسے
آلۂ تقطیر بھی کہتے ہیں) (distillation) ایجاد کیا۔ انہوں نے کیمیاوی تحقیقات کا بہترین طریقہ
ایجاد کیا اور کیمیاوی اجزاء کی مدد سے بڑی مقدار میں سونا بھی تیار کیا۔ جابر بن حیان نے
شورے اور گندھک کے تیزاب جیسی چیزیں دنیا میں سب سے پہلے ایجاد کیں۔ انہوں نے ایسا تیزاب
بنایا جو سونے کو بھی گلا دیتا ہے جس کا نام 'ماء الملوکی' رکھا۔ انہوں نے اپنی زیادہ تر خدمات
علم کیمیا ہی سے متعلق پیش کیں۔ ایسی سیاہی ایجاد کی جو اندھیرے میں چمکتی ہے۔ انہوں نے
کیمیاوی اجزاء کا تعارف کرایا اور اس میں ایجادات کے نئے طریقوں کا بھی تعارف کرایا۔

ناقص جوابات کی صورت میں جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

بعض طلبہ نے اپنے جوابات میں جو معلومات درج کی ہیں وہ انتہائی ناقص معلومات ہیں۔ لکھتے ہیں کہ جابر بن حیان نے ریاضی میں اہم کردار ادا کیا۔ جابر بن حیان نے ہمیں تعلیمات کے بارے میں بہت کچھ بتایا ہے۔ (کون سی تعلیمات ؟ نہیں معلوم) جابر بن حیان نے سائنس میں بھی اہم کردار ادا کیا ہے۔ جابر بن حیان نے تاریخی کتابیں بھی لکھیں۔ کچھ طلبہ نے یہ بھی لکھا کہ جابر بن حیان نے بچوں کی سائنسی کتابیں بھی لکھیں۔ کچھ طلبانے جابر بن حیان کو ریاضی دان اور تاریخ دان تحریر کا ہے۔

یہ اور ایسے ہی غیر متعلقہ نکات تحریر کیے گئے۔ جو اس بات کی عکاسی کرتے ہیں کہ طلبہ جابر بن حیان اور ان کی علمی خدمات سے بالکل ہی ناواقف ہیں۔ لہٰذا ایسے جوابات ناقص جوابات کے زُمرے میں آتے ہیں۔

مثال:

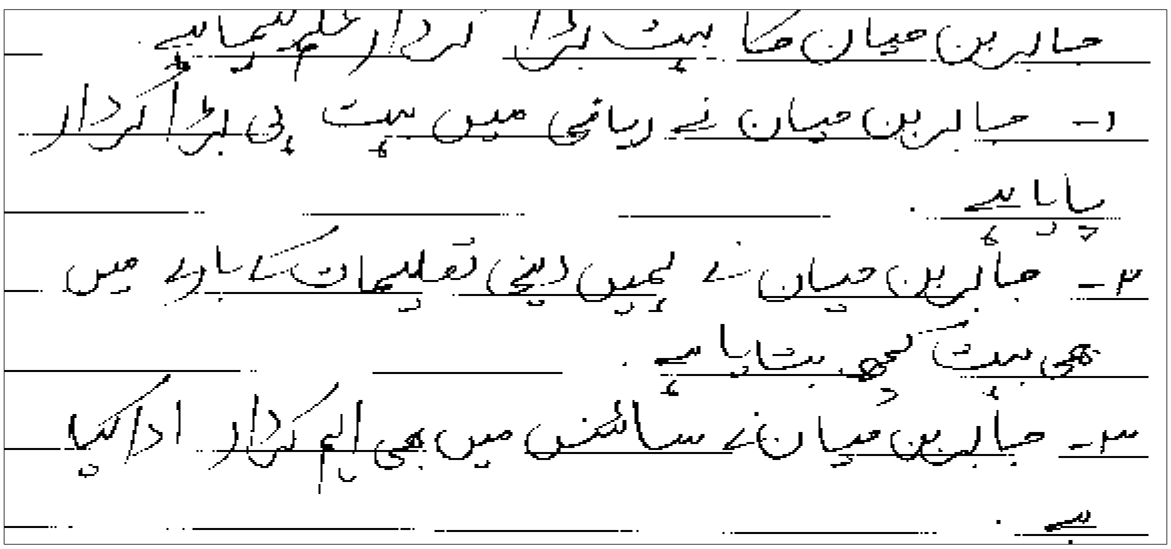
جابر بن حیان کا بہت بڑا کردار علم کیمیا ہے
۱- جابر بن حیان نے ریاضی میں بہت ہی بڑا کردار پایا ہے۔
۲- جابر بن حیان نے ہمیں دینی تعلیمات کے بارے میں بھی بہت کچھ بتایا ہے۔
۳- جابر بن حیان نے سائنس میں بھی اہم کردار ادا کیا ہے۔

سوال نمبر 6 :

(الف) قرآن وحدیث کی روشنی میں حصولِ علم کی اہمیت پر **چھے** نکات تحریر کیجیے۔

بہتر جوابات کی صورت میں جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

اکثر طلبہ نے بڑی فصاحت سے سوال کے متن کو مدِ نظر رکھتے ہوئے بہترین جواب تحریر کیے جن میں حصولِ علم کی اہمیت بتانے کے ساتھ اس کے فوائد بھی تحریر کیے ہیں مثلاً لکھا گیا ہے کہ۔

حصولِ علم کو دنیا اور آخرت میں کامیابی کی بنیاد کہا گیا ہے۔

- یہی انسان کو بہشت کے راستے کی طرف لے جاتا ہے۔
- قرآنِ مجید میں موجود علم پر تحقیق کرنے سے ہم پر اللہ تعالیٰ کی عظمت کھل جاتی ہے۔
- ہمیں اپنے اندر موجود صلاحیتوں کا پتہ چلتا ہے۔
- حصولِ علم کے لیے عمر کی بھی کوئی قید نہیں۔
- آپ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ماں کی گود سے قبر میں اُترنے تک حصولِ علم کا عمل جاری رکھنے کی ہدایت فرمائی۔

تمام نکات بہترین انداز میں تحریر کیے گئے ہیں۔ اس پر اپنی رائے کا اظہار بڑی عمدگی سے کیا ہے۔

مثال:

حصولِ علم انسان کی دنیا اور آخرت میں کامیابی کی بنیاد ہے اور علم ہی
کی بناء پر انسان جنت میں اپنا مقام بنا سکتا ہے۔ علم چاہے وہ دینی
ہو یا دنیاوی دونوں بہت اہم ہیں (1) علم انسان کو صحیح اور غلط میں فرق کرنے
کا شعور عطا فرماتا ہے اور اسے متقی اور پرہیزگار بناتا ہے (2) جب ہم قرآن
میں موجود علم پر تحقیق کرتے ہیں تو ہم پر اللہ کی عظمت کھل جاتی ہے
(3) ہمیں اپنے اندر موجود صلاحیتوں اور ہنر کا پتا چلتا ہے جس کو ہم اپنے اور
معاشرے کی بھلائی کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ (4) علم کا حصول ہر مسلمان مرد
اور عورت پر فرض ہے لہٰذا ہم پر یہ لازم ہے کہ ہم علم کے حصول کے لیے
کسی قسم کی محنت سے دریغ نہ کریں "طلب علم ہر مسلمان مرد اور عورت
پر فرض ہے۔" (5) اللہ تعالیٰ نے ہمیں حلال رزق کمانے کی تاکید کی ہے لہٰذا
ہمیں چاہیے کہ ہم معاشی اور علم فنون حاصل کریں تاکہ ہمیں روزگار مل سکے
(6) دینی علم کے ذریعے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ہم پر کیا فرائض اور حقوق ہیں
دوسروں کے اور ہم انہیں کس طرح پورا کر سکتے ہیں اور نہ پورا کرنے پر ہمارا
کیا انجام ہوگا آخرت میں۔

اللہ تعالیٰ کے قریب وہ لوگ زیادہ اور بلند درجہ رکھتے ہیں جن کو دینی
اور دنیاوی دونوں قسم کے مکمل علم ہو۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے "کیا وہ
لوگ جو علم رکھتے ہیں اور وہ لوگ جو علم نہیں رکھتے برابر ہو سکتے ہیں۔"
علم حاصل کرنا نیکی ہے۔ اس میں مصروف رہنا تسبیح ہے اور اس میں بحث
و مباحثہ جہاد ہے۔ علم سکھانا صدقہ ہے اور کے لیے کوشاں رہنا روزے کے
برابر ہے۔ علم کے ہی ذریعے انسان اس مقام پر پہنچتا ہے جو اللہ نے اس کے لیے پسند کیا ہے

ناقص جوابات کی صورت میں جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی قلیل تعداد نے غیر واضح جواب تحریر کیا اور' حصول علم ' کے بارے میں کوئی جملہ تحریر نہیں کیا۔ تعریف لکھی وہ بھی غیر واضح اور نامکمل۔ مثلاًزیادہ زور اس بات پر دیا گیا کہ مرد اور عورت برابر ہیں دونوں ہر کام کر سکتے ہیں یہ ضروری نہیں کہ عورت ہی گھر چلا سکتی ہے مرد نہیں چلا سکتا۔ کچھ طلبہ نے تحریر کیا کہ حصولِ علم سے گھروں میں جھگڑے ہوتے ہیں۔ جو علم حاصل نہیں کرتا وہ دوزخ میں جائے گا۔ وغیرہ۔

حصول علم کے عنوان سے سے ہٹ کر ایسی باتیں بھی تحریر کی گئیں جن کا اس سوال سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ لہٰذا ایسے جوابات ناقص جوابات کے زُمرے میں آتے ہیں۔

مثال:

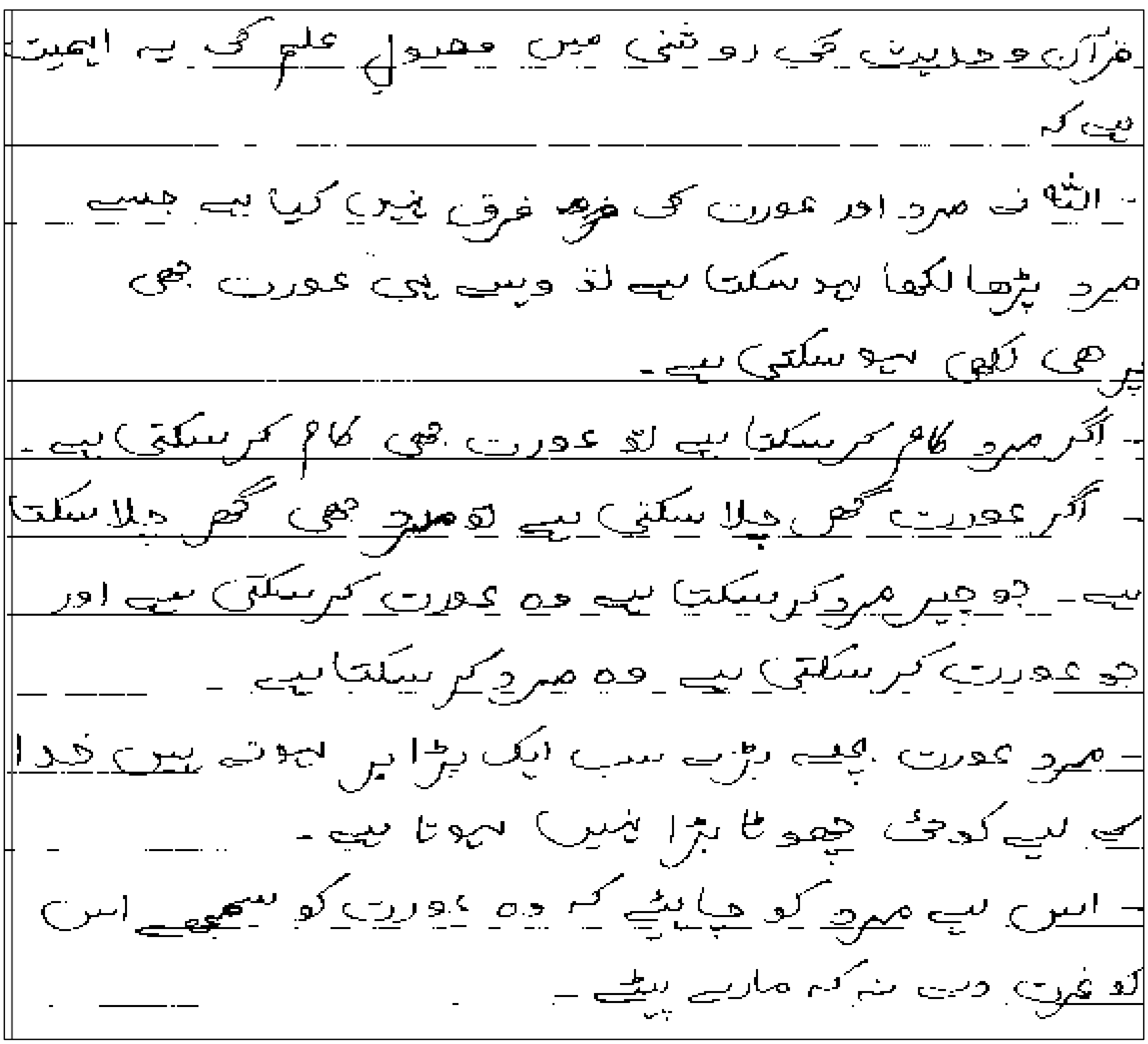
قرآن و حدیث کی روشنی میں حصول علم کی یہ اہمیت ہے کہ
- اللہ نے مرد اور عورت کی فرق نہیں کیا ہے جیسے مرد پڑھا لکھا ہو سکتا ہے تو ویسے ہی عورت بھی پڑھی لکھی ہو سکتی ہے۔
- اگر مرد کام کر سکتا ہے تو عورت بھی کام کر سکتی ہے۔
- اگر عورت گھر چلا سکتی ہے تو مرد بھی گھر چلا سکتا ہے۔ جو چیز مرد کر سکتا ہے وہ عورت کر سکتی ہے اور جو عورت کر سکتی ہے وہ مرد کر سکتا ہے۔
- مرد عورت چھوٹے بڑے سب ایک برابر ہوتے ہیں خدا کے لیے کوئی چھوٹا بڑا نہیں ہوتا ہے۔
- اس لیے مرد کو چاہیئے کہ وہ عورت کو سمجھے اس کو عزت دے نہ کہ مارے پیٹے۔

سوال نمبر 6 :

(ب) قرآن کریم کی کسی دو آیات کی روشنی میں عقیدۂ ختمِ نبوت کی اہمیت بیان کیجیے

بہتر جوابات کی صورت میں جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی اکثریت نے سوال کو سمجھ کر بہتر انداز میں جواب تحریر کیا اور یہ عقیدہ اس طرح بیان کیا کہ رسول صلّی اللہ علیہ وآلہِ وسلّم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہِ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور آپ صلّی اللہ علیہ وآلہِ وسلم پر آخری کتاب (قرآن مجید) نازل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلّی اللہ علیہ وآلہِ وسلم پر اپنے تمام احکامات مکمل طور پر بھیجے۔ لہٰذا یہ کہنا بے جا نہ ہو گا کہ ختم نبوت کے نکات بھرپور انداز میں تحریر کیے ہر نکتہ دوسرے نکتے سے مختلف اور واضح ہے۔

مثال:

(ب)
یہ عقیدہ ختم نبوت ہم اسے کہتے ہے جس میں ہم یہ عقیدہ رکھتے ہوئے حضرت محمدؐ
آخری نبی ہے ان کے بعد تا قیامت کوئی اور نبی نہیں آنے والا ہے۔ اس کی وجہ سے ہم
اب مطمئن ہے کہ رسولؐ ہی ہمارے آخری نبی ہے ان کے سوا کوئی اور نہیں۔ جس کی وجہ
ہم اُن کی لائی ہوئی تعلیمات پر آنکھ بند کر کے بھروسہ کرتے ہے اور اپنی دورانِ زندگی اُن
کو استعمال میں بھی لاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے سارے احکام نبی کے ذریعے سے ہی ہم
تک پہنچائے جس کی وجہ سے ہی تو دنیا کے کسی بھی کونے میں مسلمان بھی ہیں وہ سارے ہی
ایک ہی خدا اور اس کے رسول کی تعلیمات پر عمل کر رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے ہم
ساروں کا انتظار ختم ہوا اور پورے عقیدے کے ساتھ ہم اس پر عمل کر رہے ہیں۔ اگر
ایسا نہ ہوتا تو وہ مسلمانوں کی دنیا کا نظام درہم برہم ہو جاتا تھا۔ کوئی کہتا کہ نئی
ایک اور نبی ہے جو مختلف تعلیمات لایا ہے کوئی کہتا نہیں ہمارا رسولؐ ہی ہمارا آخری
نبی ہے جیسے جیسے فسادات پیدا ہوتے اور اسی طرح مسلمانوں کا نام و نشان
ہی نہ رہتا۔ جیسے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ " نہیں ہے محمدؐ
تم میں سے کسی کے باپ بلکہ وہ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہے"۔ اور ایک
اور جگہ فرمایا " کہہ دو رسولؐ، تمہارے بعد نہ کوئی رسول ہے نہ نبی" ختم نبوت
پر یقین رکھنے سے ہم بھی اطاعت رسول اور اطاعت خدا بھی کریں گے جیسے ہمارا

ایمان مضبوط ہوتا ہے اور ہم اپنی آخرت کی دنیا کو اچھا اور بہتر بناتے ہیں۔ اس پر
یقین رکھنے سے ہم بنیادی مسائل سے بچ سکتے ہیں۔

ناقص جوابات کی صورت میں جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی قلیل تعداد نے اس سوال کا درست جواب تحریر نہیں کیا۔ غیر متعلقہ اور انتہائی غلط جملے تحریر کیے گئے۔ جو سوال سے بالکل بھی مطابقت نہیں رکھتے۔ مثلاً لکھا گیا کہ

یہ مغفرت کا ذریعہ ہے۔

- کچھ طلبا نے ختم نبوت کو ختم قرآن سے بھی منسوب کیا۔
- اب کوئی نبی نہیں آئے گا۔ قیامت تک یہی عقیدہ ختم نبوت ہے۔
- اللہ تعالیٰ نے ہمیں بنایا ہے۔ لہٰذا ہمیں اس کی عبادت کرنی چاہیے۔
- جو کتاب ہمیں دی گئی ہے اس کو پڑھنا چاہیے۔
- ایک ہی جملے کی تکرار کی گئی کہ رسول صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں یہی ختم نبوت ہے۔ وغیرہ

مثال نمبر1:

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی طرف سے اتاری ہوئی
کتاب ہے جس میں اللہ تعالیٰ خود ہی ارشاد فرماتا
ہے کہ اب کوئی نبی نہیں آئے گا حضرت محمد اللہ
کے آخری رسول ہے آج کے بعد کوئی نبی نہیں آئے
گا تا قیامت تک یہی عقیدہ ختم نبوت ہے

مثال نمبر2:

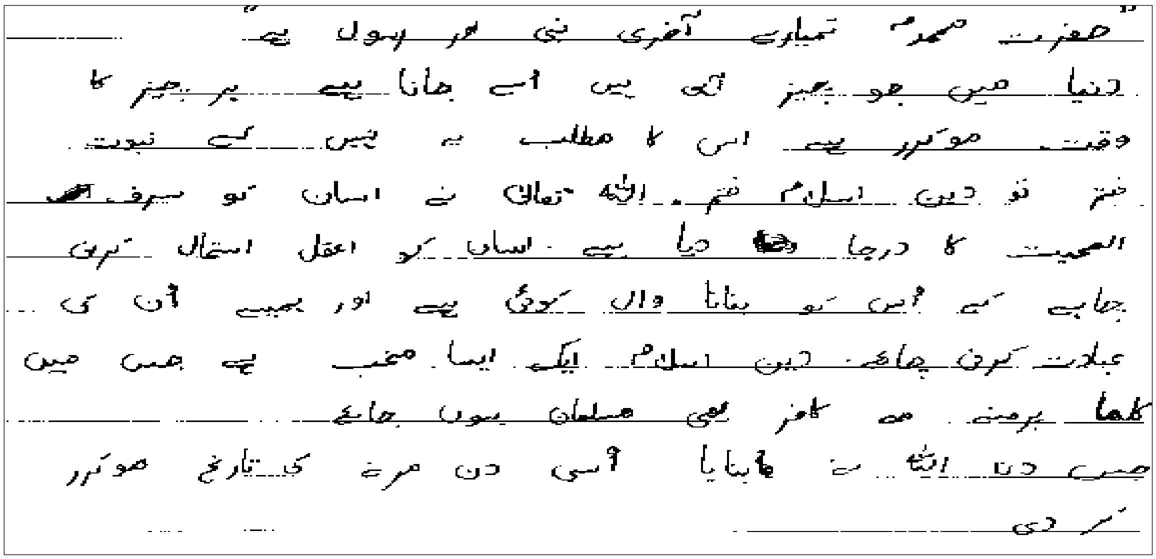
"حضرت محمد ﷺ ہمارے آخری نبی اور رسول ہے"
دنیا میں جو چیز آتی ہیں اسے جانا ہے ہر چیز کا
وقت موکرر ہے اس کا مطلب یہ نہیں کے نبوت
ختم تو دین اسلام ختم۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو صرف
المعیت کا درجا دیا ہے۔ انسان کو اعقل استمال کرنی
چاہیے کے اس کو بنانا والا کون ہے اور جیسے آپ کی
عبادت کرنی چاہیے۔ دین اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس میں
کلما پڑھنے سے کافر بھی مسلمان ہوں جائے
جس دن اللہ نے بنایا اُسی دن مرنے کی تاریخ موکرر
کر دی